Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم: شنبہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۳۴ھش * ۱۹ فروری سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۳

متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا

عدم اعتماد کی تحریک منظور بھی ہوئی اور نہیں بھی ہوئی مختلف گروپوں کی طرف سے متضاد بیانات

ڈھاکہ ۱۸ فروری۔ متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کے خفیہ اجلاس کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اجلاس میں اتفاق رائے سے کوئی فیصلہ نہیں ہوسکا۔ اس اجلاس میں جو بند کمرے میں پانچ گھنٹے تک جاری رہا، مسٹر فضل الحق کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر غور ہونا تھا۔ مختلف گروپوں کے نمائندوں نے اجلاس کے فیصلوں کے متعلق متضاد باتیں بیان کی ہیں۔ مسٹر فضل الحق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اجلاس میں ۱۹۶ ممبر موجود تھے ان میں سے ۱۳۲ ممبران نے مسٹر فضل الحق پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ ادھر عوامی لیگ نے دعوےٰ کیا ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک ۷۹ کے مقابلے میں ۱۰۶ ووٹوں سے منظور کرلی گئی اور اتنے ہی ووٹوں کی اکثریت سے شیخ مجیب الرحمٰن کو پارٹی کا نیا لیڈر منتخب کرلیا گیا۔ خود شیخ مجیب الرحمٰن نے بھی پارٹی کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہیں پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ عدم اعتماد کی تحریک منظور ہوتے ہی مسٹر فضل الحق اجلاس سے اٹھ کر چلے گئے اور پھر اجلاس کے اختتام تک واپس نہیں آئے جلسے میں بہت زیادہ ہنگامہ برپا رہا۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۱۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے:۔ "پیٹ پر پھوڑا نکلا ہوا ہے اس سے تکلیف ہے۔ ٹانگ میں بھی درد کی تکلیف ہے گو پہلے سے کم ہے"۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستانی بحری بیڑے کے سکواڈرن نے صدر ترکی جلال بایار کے جہاز کا بحیرہ عرب میں استقبال کیا

سکواڈرن کی طرف سے ۲۱ توپوں کی سلامی بحری افسروں اور جوانوں نے معزز مہمانوں کے خیر مقدم کیلئے خوشی کے نعرے لگائے

کراچی ۱۸ فروری۔ کل تیسرے پہر پاکستان کے ایک بحری سکواڈرن نے بحیرۂ عرب میں کراچی سے مغرب کی جانب دو سو میل دور صدر ترکی جناب جلال بایار کے جہاز اور محافظ بیڑے کا جو دو تباہ کن جہازوں اور دو آبدوز کشتیوں پر مشتمل تھا استقبال کیا صدر ترکی آج صبح دس بجے کے قریب کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں حکومت پاکستان اور اہالیان کراچی کی طرف سے آپ کا شایان شان استقبال کیا جائے گا۔ بحری سکواڈرن جونہی صدر ترکی کے جہاز کے قریب پہنچا۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی نیز سکواڈرن کے افسروں اور جوانوں نے معزز مہمانوں کے خیر مقدم کے لئے خوشی کے نعرے لگائے۔ کموڈور رشید نے فوراً ہی وائرلیس پر خوش آمدید کہتے ہوئے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ صدر ترکی کے جہاز سے اسی وقت مبارکباد کا جوابی پیغام موصول ہوا۔ اس کے بعد دونوں سکواڈرن آگے بڑھے اور جلوس کی شکل میں کراچی روانہ ہوگئے۔ صدر ترکی دس روزہ دورہ شروع کرنے کے لئے جونہی سرزمین پاکستان پر قدم رکھیں گے۔ آپ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائے گی۔ آپ کے پرشکوہ استقبال کا آنکھوں دیکھا حال ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشنوں سے نشر کیا جا رہا ہے۔ ویسٹ وہارف سے گورنر جنرل ہاؤس تک تمام راستہ محرابوں اور جھنڈیوں سے پوری طرح سجایا گیا ہے۔ راستے پر پاکستانی افواج کے جوان دو رویہ کھڑے رہیں گے اور تمام اہم چوراہوں پر فوجی بینڈ موجود ہوں گے۔ پاکستان اس سے پہلے تین ملکوں کے سربراہوں کو اپنی سرزمین میں خوش آمدید کہہ چکا ہے۔ ان میں شہنشاہ ایران۔ عراق کے شاہ فیصل اور سعودی عرب کے والی شاہ سعود شامل ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان ایک ملک کے سربراہ کی اہلیہ کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ کیونکہ جناب جلال بایار کے ہمراہ مادام رشیدہ جلال بایار بھی تشریف لائی ہیں۔ معزز مہمانوں کی سہولت کے لئے ان کے دورہ پاکستان کے سلسلے میں ایک سفری

برطانیہ ہائیڈروجن بم بنانے اور اسے ترقی دینے کا کام جاری رکھے گا

اس کے ایٹمی ذخیرے میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے

لندن ۱۸ فروری۔ برطانیہ ہائیڈروجن بم تیار کرنے اور اسے ترقی دینے کا کام جاری رکھے گا۔ حکومت برطانیہ نے ملکی دفاع کے متعلق ایک "وائٹ پیپر" شائع کیا ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ ایٹمی ہتھیار بنانے کے قابل ہے اور حکومت نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ وہ ہائیڈروجن بم کی تیاری اور اس کو ترقی دینے کے سلسلے میں اپنی مساعی جاری رکھے۔ قرطاس ابیض میں مزید لکھا ہے کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ ہمیں بنیادی طور پر دو مقاصد کو پیش نظر رکھنا ہے۔ اول تو ہمیں ایک عالمی جنگ کے خطرے کو ملحوظ رکھتے ہوئے تیاری کرنی ہے۔ اور دوسرے اس خطرے کو ٹالنے کے لئے ہر ممکن کوشش کو بروئے کار لانا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں وسیع پیمانے پر ہائیڈروجن بم کی تیاری ضروری ہے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ سنہ ۵۶-۱۹۵۵ء میں دفاع پر ایک ارب ۵۳ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ سٹرلنگ خرچ کرے گی۔

کراچی ۱۸ فروری۔ سرکاری طور پر جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان کی رو سے سنہ ۵۳-۱۹۵۲ میں ہر پاکستانی کی سالانہ اوسط آمدنی ۲۳۳ روپے تھی۔ اس لحاظ سے کل آمدنی ۱۸ ارب ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے رہی

ڈاک وتار گھر کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ ڈاک وتار گھر جہاز کے ویسٹ وہارف میں لنگر انداز ہوتے ہی کام شروع کر دے گا۔ اور اس دورے کی یادگار کے طور پر خاص ٹکٹ استعمال کرے گا۔

ایک کروڑ ڈالر کی امداد کا بہترین استعمال

امریکہ کا اظہار مسرت

کراچی ۱۸ فروری۔ امریکہ کے ایک کروڑ ڈالر کی مالی امداد کے پروگرام سے جلد از جلد پاکستان کے عوام کو فائدہ پہنچانے کے سلسلہ میں جس تیز رفتاری اور صلاحیت کار کے ساتھ حکومت پاکستان نے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اس پر امریکی حکومت نے اظہار مسرت کیا ہے اور حکومت پاکستان کو مبارکباد دی ہے۔

سندھ چیف کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کردی گئی

لاہور ۱۸ فروری۔ کل حکومت پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے مولوی تمیز الدین خان کی درخواست پر سندھ چیف کورٹ کے فیصلہ کے خلاف وفاق پاکستان اور پانچ مرکزی وزراء کی طرف سے فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کردی ہے۔ سندھ چیف کورٹ نے ۹ فروری کو دستور ساز اسمبلی توڑنے کے متعلق گورنر جنرل کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے یہ اپیل گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۰۵ (۲) کے تحت دائر کی ہے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء

یورپ کے رجحانات

ایچ جی ویلز کی ایک کتاب سے جو انگلستان کے مشہور ادیب ہیں۔ اور جو کچھ عرصہ ہُوا فوت ہوئے ہیں حسب ذیل فقرے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع ہوئے ہیں

"جس دن سائنس کافی آلات اور مشینری بنا لے گی دنیا سے تکلیف اور افلاس کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس دن بین الملکی اور بین الاقوامی مواصلات کے ذرائع مثل ریڈیو اور فلم کے مکمل ہو جائیں گے۔ ایک قوم دوسری قوم کو زیادہ سمجھنے لگے گی۔ اور باہمی جنگ و قتال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس دن بین الاقوامی سائنس کانگریسیں زیادہ ہونے لگیں گی قومیں اپنے اختلافات و تنازعات بھول کر ایک دوسرے کی علم افزائی اور تعمیری افروزی میں مشغول ہو جائیں گی"

(صدق جدید لکھنؤ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء)

اس پر تنقید کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر ہفت روزہ "صدق جدید" فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں بیسویں صدی کے شروع میں کس شوق و تمنا کے ساتھ وثوق و یقین کے لہجہ میں کہی گئی تھیں۔ تمنائیں سب پوری ہو گئیں ریڈیو گھر گھر پہنچ گئے۔ فلموں کی نمائش گلی گلی ہونے لگی۔ سائنس کانگریسوں کے اجلاس ملک ملک ہونے لگے۔ ہر قوم ہر ممکن ذریعہ سے دوسرے کے قریب آتی چلی گئی۔ وفود کے تبادلے روزمرہ کے معمول بن گئے۔ لیکن نتیجہ اس سارے مادی و جغرافی اتصال کا آخر کیا نکلا۔ یا دل ایک دوسرے کی طرف کھچے دوستیاں اور محبتیں بڑھیں۔ یا اس کے برعکس جنگ و جدل رشک و حسد ہی میں اضافہ ہُوا اور عداوتیں اور نفرتیں بھی کچھ اور بڑھ کر رہیں؟ بلکہ کتنے ملک اب ایسے ہیں۔ جو اپنے اندرخانہ جنگیوں سے محفوظ ہیں؟۔ عطائی کے نسخہ کی بے اثری خود تجربہ و شاہدہ نے ابھی دکھا دی یا نہیں؟"

(صدق جدید ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء)

ایچ۔ جی ویلز ایک نہائت آزاد لکھنے والے انگریزی مصنف ہیں۔ انہوں نے مذہب کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ عیسائیت پر سخت سے سخت تنقید کرتے ہیں۔ اور اسلام کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے۔ اگرچہ دبی زبان میں کہیں کہیں اسلام کے بعض ہمہ گیر اصولوں کی تعریف بھی کر جاتے ہیں۔

مولانا دریا بادی نے جو کچھ فرمایا ہے بجا ہے۔ ایچ جی ویلز کی تحریروں سے یورپ کے رجحانات کی پوری پوری نشان دہی ہوتی ہے یورپ اب تک زندگی کو صرف مادیاتی نقطۂ نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ اور سمجھتا رہا ہے۔ کہ سائنس کی وجہ سے جو سہولتیں انسان کو حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ بنی نوع انسان کا تمام باہمی خلفشار ختم کر دیں گی۔ لیکن باوجود سہولتیں حاصل ہونے کے جنگ و جدل اور رشک و حسد ہی میں اضافہ ہُوا ہے۔ اور عداوتیں اور نفرتیں بھی کچھ اور بڑھ گئی ہیں"۔

اس تجربہ اور شاہدہ سے یورپ کے دانشمند بھی اب چوکنے ہو رہے ہیں۔ اور اس خلا کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جو مذہب سے لاپرواہی کی وجہ سے معاشرہ میں پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہر طرف سے آواز آ رہی ہے کہ اخلاقی اقدار کو پھر زندہ کیا جائے۔ جو بغیر مذہب کے ناممکن ہے۔ مگر یورپ اب تعقل میں اتنی ترقی کر چکا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جس کے پیچھے ٹھوس عقلی بنیاد نہ ہو جس کے اصول اس کے ترقی یافتہ ذہن سے مناسبت نہ رکھتے ہوں۔ اس لئے موجودہ عیسائیت جس کی بنیاد سراسر غیر عقلی رسومات پر ہے۔ اس کی تسلی نہیں کر سکتا۔

ایسے حالات میں ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے یورپ میں وسیع میدان موجود ہے۔ ہمیں صرف یورپ کی سائنس کے ذریعہ دنیا میں امن لانے کی ناکامیوں پر افسوس کر کے ہی نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کا صحیح چہرہ یورپ کو دکھایا جائے۔

راہنمائی کا معیار

حال ہی میں صدر آئزن ہاور نے "مسیحی قیادت کی بین الاقوامی کونسل" کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر کونسل کے صدر سنیٹر کارلسن کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں انہوں نے یہ امید ظاہر کی تھی۔ کہ وہ مذہبی اور اخلاقی اصول جن کی زمانہ قدر کرتا ہے۔ تمام لوگوں کی راہنمائی کا معیار بن جائیں گے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان نیک خیالات کا اظہار صدر آئزن ہاور نے کس بنیاد پر کیا ہے۔ کیونکہ دنیا والے اور ان میں سے بھی بالخصوص وہ لوگ جو مغرب میں آباد ہیں مذہبی اور اخلاقی اصولوں کو خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ان سے دن بدن دور ہی ہوتے جا رہے ہیں۔ ان اصولوں کی جو تھوڑی بہت قدر پائی بھی جاتی ہے۔ وہ صرف زبان کی حد تک ہی محدود ہے۔ اور لوگوں کے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اصول اسی وقت لوگوں اور قوموں کی رہنمائی کا معیار بن سکتے ہیں۔ کہ جب وہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ اُدھر ایسے اصول متعین کرنا جو سب کے نزدیک مسلّم ہوں۔ اتنا آسان نہیں جتنا کہ ظاہر میں نظر آتا ہے۔ اس مشکل کا سہل ترین حل وہی ہے۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام ربوہ کی نئی عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے ۶ر دسمبر کو بیان فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو جائیں۔ یعنی جن اصولوں کا وہ زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ اپنے کردار سے ثابت کر دکھائیں۔ کہ ان کا عمل بھی ان کی زبان کا پوری طرح ہمنوا ہے۔ اس موقع پر حضور نے فرمایا تھا۔ کہ خرابی اس بات میں نہیں ہے۔ کہ لوگ کسی ایک مذہبی تعلیم پر متفق نہیں ہوتے۔ بلکہ اصل خرابی اس بات میں ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے مسلک اور مذہب کے مطابق جن عقائد اور اصولوں کے گن گاتے ہیں۔ ان پر عمل نہیں کرتے۔ قول و فعل کا یہ تضاد ہی ہے۔ کہ جو بدامنی اور بے چینی کا ذمہ دار ہے۔ اگر لوگ اپنے فعل کو قول کے مطابق بنا لیں۔ تو پھر دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ پس مسلمہ مذہبی اصولوں کا لوگوں کے لئے رہنمائی کا معیار بننا اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے مذہب کے اخلاقی اصولوں پر دل سے عمل شروع کر دیں۔ اس سے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ اور اس طرح رونما ہونے والے پُرامن ماحول میں لوگوں کا بالآخر ایک ہی دینی مسلک کی طرف قدم بڑھانا آسان ہو جائے گا۔ صدر آئزن ہاور نے جس توقع کا اظہار کیا ہے۔ اس کے حصول کا سہل ترین راستہ یہی ہے اس کے بغیر ایسی توقعات میں کامیابی ممکن نہیں ہو سکتی۔

تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۳ $\frac{۲}{۵۵}$ کے صفحہ ۲ نمبر شمارے ۱۸ میں فہرست چندہ امداد درویشاں کے تحت ایک نام اور رقم غلط شائع ہو گئی ہے۔ جس کا دفتر ہذا معذرت خواہ ہے۔ اصل نام اور رقم یوں ہے:۔

زبیدہ خاتون صاحبہ ہمشیرہ مخدوم نذیر احمدؐ صاحب ایم۔ایس سی میانی ضلع شاہ پور (چندہ امداد درویشاں) — ۰—۱۰—۲۹ روپے

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۱۶ $\frac{۲}{۵۵}$

اعلان نکاح

کل مورخہ ۱۶ر فروری ۵۵ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مرزا عبد الحمید صاحب کلرک بیت المال ربوہ کا نکاح دو ہزار روپیہ مہر پر عزیزم مرزا اسلم بیگ صاحب ولد مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم ساکن ٹانگا (مشرقی افریقہ) کے ساتھ پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ مرزا سلطان بیگ ریلوے گارڈ ٹانگہ حال وارد ربوہ ضلع جھنگ

الفضل کی اشاعت بڑھائیں

(۱) الفضل خود خریدیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں۔ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں

(۲) جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ خطبہ نمبر خریدیں۔

(۳) ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے۔ اگر کوئی صاحب نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر خریدا جائے۔

(۴) جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں۔ الفضل کی سالانہ قیمت ۲۴/- روپے ہے (یعنی صرف ۲/- روپیہ ماہوار) خطبہ نمبر کی صرف ۵/- روپے سالانہ ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ہمیں پتہ نہیں کہ ہمارے متعلق کون جھوٹ بولتا ہے۔ کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے اور کن الفاظ میں جھوٹ بولتا ہے۔ تو علاّم الغیوب ہے تو سب کچھ جانتا ہے تو ان کی اصلاح کر تا کہ یہ لوگ ہم بے گناہوں اور

مظلوموں پر اتّہام نہ لگائیں

پھر جہاں میں جماعت کے افراد سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ہوشیار رہیں اور یہ دن دعائیں اور استغفار میں بسر کریں۔ وہاں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لئے اگر ایک طرف یہ ضروری ہے کہ وہ قیام امن کیلئے ہر رپورٹ کی تحقیقات کرے تو دوسری طرف اس کا یہ بھی فرض ہے کہ جب اُسے معلوم ہو جائے کہ کسی نے غلط رپورٹ کی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کرے۔ مجھ سے کئی افسروں نے بیان کیا ہے کہ جب آپ کی جماعت کے خلاف کوئی رپورٹ کی جاتی ہے تو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ وہ رپورٹ جھوٹی اور تعصب کی بناء پر کی گئی ہے اور اس کی تحقیق کرتے ہیں۔ پس

حکومت کا یہ بھی فرض ہے

کہ اگر کوئی رپورٹ غلط ثابت ہو تو رپورٹ کرنے والے کو سزا دے۔ یہ ایک موٹی بات ہے کہ اگر رائفل ٹریننگ جاری کی ہو۔ تو وہ پہلے مرکز میں ہونی چاہئیے اور رائفل ٹریننگ ایسی چیز نہیں جسے چھپایا جا سکے رائفل کی آواز کئی میل تک جاتی ہے۔ اگر یہاں رائفلیں چلائی جائیں گی تو

لازمی بات ہے

کہ اس کے نتیجہ میں ایک شور برپا ہوگا اور وہ ہمسایوں کو اور اردگرد کے دیہات میں بھی سنائی دے گا۔ رائفل ٹریننگ کے یہ معنے ہیں کہ کئی لوگ ایک وقت میں رائفل چلانا سیکھیں اور اس صورت میں تو ایک شور پڑ جائے گا پس یہ کوئی ایسا امر نہیں کہ اس کا پتہ لگانے میں کوئی دقّت پیش آئے۔ کسی آدمی سے بھی اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ محلہ کے لوگوں سے اردگرد کے دیہات سے اور علاقہ کے لوگوں سے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ آیا انہوں نے رائفل کی کبھی آواز سنی ہے۔ یا نہیں اور پھر جب یہ پتہ لگ جائے گا کہ رائفل چلانے کی آواز آتی رہی ہے تو ان سے جہت بھی معلوم ہو جائے گی۔ پھر رائفل کی گولیوں کے نشان بھی مل جائیں گے۔ اگر کسی پہاڑی پر رائفل چلائی گئی ہے تو پتھروں پر نشانات ہوں گے۔ اگر کسی لکڑی پر نشانہ لگایا گیا ہے تو اس پر نشان ہوگا۔ پس جہاں میں

جماعت کے افراد کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ قانون کی پابندی کریں اور ان دنوں زیادہ احتیاط سے کام لیں۔ وہ اس بات سے ڈرتے رہیں کہ ان کی غفلت کے نتیجہ میں دشمن کو جماعت کے خلاف کسی اعتراض کا موقع نہ ملے وہاں میں

حکومت کو بھی نصیحت کرتا ہوں

کہ جہاں تک کسی رپورٹ کے متعلق تحقیقات کا سوال ہے وہ بے شک کرے وہ ملک میں قیام امن کی ذمہ وار ہے اور قیام امن کے لئے اسے اس قسم کی کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ ایسی کارروائی نہ کرے تو وہ اپنے فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہے گی۔ لیکن

بعض چیزیں ایسی ہیں

کہ ان کے معلوم کرنے کے ذرائع بہت معمولی ہوتے ہیں مثلاً چوری وغیرہ کا کوئی نشان نہیں ہوتا۔ لیکن رائفل کا نشان ہوتا ہے۔ پس اگر کہیں رائفل چلائی گئی ہو تو لازماً اس کے نشان بھی ہوں گے۔ پھر علاقہ کے لوگ کہیں گے کہ ہمارے قریب رائفل ٹریننگ ہوتی ہے اور اس کی آواز سے شور پڑ جاتا ہے۔ رات کو شور کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ رائفل چلانے والے دروازے بند کر کے اور لحافوں کے اندر بیٹھ کر تو رائفل نہیں چلائیں گے۔ اگر وہ رائفل چلائیں گے تو لازماً رائفل کی آواز آئے گی۔ اس کے نشان پڑیں گے اس لئے اس قسم کا جھوٹ بولنے والے کو فوراً پکڑا جا سکتا ہے اور اگر کسی افسر کے متعلق پتہ لگ جائے کہ اس نے کسی جماعت پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو اُسے سزا ملنی چاہئیے۔

گذشتہ فسادات کے دوران میں

ایک بڑے افسر نے ایک احمدی سے ذکر کیا کہ اسے اپنے محکمہ کے متعلق جبکہ وہ چھٹی پر تھا اور یونہی دفتر میں آیا تھا معلوم ہؤا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف صرف مولویوں کے بیانات پر کوئی قدم اٹھایا جا رہا ہے تو میں نے اس افسر کو جو میری جگہ لگا تھا سمجھایا کہ جن باتوں سے افراد کی ہتک ہوتی ہے جماعتوں کی زیادہ ہتک ہوتی ہے۔ اس لئے محض مولویوں کے لیکچروں میں بیان کردہ باتوں پر اعتبار کر کے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئیے۔ اور اس طرح اس افسر کو غلط اقدام سے روک دیا۔ اس روایت سے اگر یہ سچی ہے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے خلاف افسران بالا کے پاس غلط رپورٹیں بھی پہنچتی رہتی ہیں۔ اور سمجھدار افسران رپورٹوں کی صحیح طریق پر تحقیق ضروری سمجھتے ہیں۔ پس حکومت کا یہ کام ہے کہ وہ اس بارہ میں

احتیاط سے کام لیں

ہمارا یا کسی اور کا یہ حق نہیں کہ ہم کہیں کہ چاہے ہم خلاف قانون حرکات کریں تو حکومت ہمیں پکڑے نہیں حکومت کا حق ہے کہ جب بھی کوئی خلاف قانون حرکت کرے اُسے پکڑے اور مناسب سزا دے۔ اگر وہ ہمیں خلاف قانون حرکات کرنے کے باوجود کھلا چھوڑ دیتی ہے اور دوسروں کو پکڑ لیتی ہے تو دوسرے لوگ اس پر طرف داری کا الزام لگائیں گے اور اگر وہ دوسروں کو کھلا چھوڑ دیتی ہے۔ اور ہمیں پکڑ لیتی ہے تو ہم اس پر طرف داری کا الزام لگائیں گے۔ کیونکہ یہ بات درست نہیں کہ رعایا کے ایک حصّہ کو اپنا دوست قرار دے کر اس سے رعایت کی جائے۔ اور دوسرے کو دشمن قرار دیا جائے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اس لئے جب تک حکومت اپنے فرض کو ادا کرتی ہے اس پر الزام عاید نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اگر وہ اپنے فرض کو ادا کرتی ہے تو وہ قابل شکریہ اور قابل داد ہے لیکن

اس کا یہ بھی فرض ہے

کہ وہ اس بات میں احتیاط سے کام لے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جائے۔ ساتھ ہی میں اپنی جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے کہ حکومت کی فرمانبرداری کی جائے اور قانون شکنی نہ کی جائے۔ اس لئے ہم پر دوہری ذمہ داری ہے اگر کوئی احمدی قانون شکنی کرتا ہے تو نہ وہ صرف گورنمنٹ کے نزدیک مجرم ہے بلکہ وہ سلسلہ کے نزدیک بھی وہ مجرم ہے۔ اگر گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ قانون شکنی کی وجہ سے اُسے سزا دے تو سلسلہ کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اُسے سزا دے۔ گویا جماعت کے افراد پر

دو نگران مقرر ہیں

ایک حکومت اور دوسرے سلسلہ۔ اس لئے ان کی اصلاح کے مواقع زیادہ ہیں۔ دوسرے کسی شخص کے متعلق ممکن ہے کہ حکومت خاموش رہے لیکن ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ اگر کوئی احمدی قانون شکنی کرے گا تو ہم اسے ضرور سزا دیں گے مجھے یاد ہے حکومت انگریزی کے زمانہ میں ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب جالندھری مرحوم نے حضرت باوا نانکؒ یا کسی اور سکھ بزرگ کے متعلق اپنی ایک کتاب میں بعض سخت الفاظ لکھے۔ اس پر سکھوں نے شور مچایا۔ چنانچہ میں نے اعلان کر دیا کہ اس وقت تک جماعت کا کوئی فرد یہ کتاب نہ خریدے جب تک کہ ماسٹر صاحب قابل اعتراض صفحات کی اصلاح کر کے کتاب شائع نہ کریں۔ اس کے بعد اسمبلی میں بھی سکھوں نے شور مچایا۔ تو اسمبلی کے ایک ممبر نے انہیں جو جواب دیا وہ

جماعت احمدیہ کیلئے قابل فخر ہے

اُس نے کہا تم گورنمنٹ سے کہہ رہے ہو کہ وہ کتاب ضبط کرے۔ لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت کے نظام نے اس کتاب کے مصنف کو جو سزا دی ہے وہ ہم کبھی نہیں دے سکتے۔ تم تو صرف کتاب ضبط کر سکتے ہو۔ لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جس کتاب کو حکومت ضبط کر لیتی ہے اندر ہی اندر وہ کتاب بکتی رہتی ہے۔ لیکن اس کتاب کے متعلق تو مذہبی طور پر حکم دیدیا گیا ہے کہ جب تک مصنف اس میں مناسب اصلاح نہ کرے کوئی احمدی یہ کتاب نہ خریدے۔ اب مرے کو مارے شاہ مدار۔ جس شخص کو سلسلہ نے یہ سزا دیدی ہے اُسے مزید سزا کیا دی جا سکتی ہے پس

حقیقت یہ ہے

کہ جب جماعت کا کوئی فرد قانون شکنی کرتا ہے تو ہماری اور جماعت کے دوسرے عہدیداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُسے سزا دیں۔ پھر حکومت بھی اُسے سزا دینا چاہتی ہے تو بے شک دے اُس نے اپنی مصلحت کو دیکھنا ہے۔ بہرحال جماعت کے ہر فرد کو

یہ احساس ہونا چاہئیے

کہ اگر وہ قانون شکنی کرے گا تو اُسے حکومت بھی سزا دے گی اور سلسلہ بھی سزا دے گا۔ کیونکہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ قانون شکنی نہ کرو میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ حالات میں جماعت کے افراد اپنے فرائض کو زیادہ تعہد سے پورا کریں گے اور قانون کا احترام باقی لوگوں سے زیادہ کریں گے ؀

بشارتِ مُصلح موعود

مسیحِ خدا کو ملی یہ بشارت ۔۔۔ مقدّر ہے تیرے لئے ایک نعمت
عطا ہوگا فرزند دلبند تجھ کو ۔۔۔ وہ برہانِ قربت وہ برہانِ رحمت
ذہین و فہیم و حلیم و مقرّب ۔۔۔ وجیہہ و ذکی صاحبِ شان و شوکت
نظیرِ پدر حسن و احساں میں ہوگا ۔۔۔ کروں گا عطا اس کو میں عمر و دولت
بڑھے گا وہ طفلِ ذکی جلدی جلدی ۔۔۔ غلاموں۔ اسیروں کو بخشے گا عزت
کمالاتِ ظاہر کمالاتِ باطن ۔۔۔ کرے گا عنایت اُسے دستِ قدرت
اولوالعزم ہوگا وہ کاموں میں اپنے ۔۔۔ وہ اکنافِ عالم میں پائے گا شہرت
منور زمین آسماں اُس سے ہوں گے ۔۔۔ ملوک اس سے ہوں گے طلبگارِ برکت
ورود اس کا ہوگا ورودِ خدائی ۔۔۔ نزول اس کا ہوگا نزولِ صداقت
ہؤا جلوہ گر پسرِ موعود آخر ۔۔۔ ملی تھی مسیحا کو جس کی بشارت
امامِ زمانہ کی یہ پیشگوئی ۔۔۔ محیطِ جہاں ہے بصد شان و شوکت
وہ فضلِ عمر راہبرِ قوم و ملّت ۔۔۔ کئے زیبِ تن ہے قبائے خلافت
وہ گفتار و کردار ہر دو کا غازی ۔۔۔ کئے جا رہا ہے جہاں کی قیادت
مرے دوستو آؤ مانگیں دعائیں ۔۔۔ خدا دے اُسے عمر و صحت کی دولت

یہ فضلِ الٰہی ہے شبّیر تجھ پر
کہ تو نے بھی پایا یہ عہدِ سعادت

شبیر احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ مصلح موعود ۲۰ فروری بروز اتوار

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں۔ نیز جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ اُن کی بجاآوری کی توفیق کے لئے بھی اللہ تعالےٰ سے مدد چاہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کا منشاء ہے۔ کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب اور جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس رنگ میں کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا۔ کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی۔ تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی۔ جہاں مبلغ ہو۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں۔ وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریریوں کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا۔ جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ تشریف لے جائیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔ . . . .

. . . اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے خرچ کا اندازہ ۵۰۰۰۰ روپیہ کیا گیا تھا۔ بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر بھی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ بعض احباب ایسے ہیں۔ جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے اور بعض احباب سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ فرماویں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

۱۔ میرے ہاں ۲۸/۱/۵۵ بروز جمعۃ المبارک بفضل تعالےٰ پہلی لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منصورہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ (سعید احمد دھوبی منڈی۔ پرانی انارکلی۔ لاہور)

۲۔ میرے لڑکے منظور احمد کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ لمبی عمر عطا فرماوے اور خادم احمدیت اسلام بناوے (نور الحسن کوٹلی)

احباب جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں

۱۔ جماعت کے محترم امیروں پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین۔ زعماء، عہدیداران اور ممبروں سے پر زور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۲۔ جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں۔ انہیں بصورت فہرست ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں تا وکالت مال حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۳۔ کوئی مرد عورت۔ بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جا سکتی ہے

۴۔ یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالےٰ دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جماعت کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ ہش بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے برادر بزرگ چوہدری بشیر احمد خان بواسیر و حبس البول کی وجہ سے سخت لاچار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار نذیر احمد)

(۲) خاکسار کی خوشدامن صاحبہ (اہلیہ محترم محمد حسن خان صاحب سولجر بازار کراچی) کی پاؤں پھسلنے کی وجہ سے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں (شیخ مختار احمد سوداگر چرم دادھن سندھ)

۳۔ "میں نے انیگلو ورنیکلر فاضل کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب اعلےٰ نمبروں سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد ولد فضل دین آف قادیان حال چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

۴۔ عاجز کی والدہ صاحبہ بوجہ ضعیفی اور کمزوری جسم کے دردوں کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت نیز بندہ کی مالی حالت خراب ہونے کے علاوہ اور بھی کئی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب کرام سے جملہ تکالیف سے نجات کے لئے نہایت درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عطاء الٰہی ولد میاں فضل الٰہی آف للے موسٹے حال لاہور

۵۔ برادرم شاہ جی محمد اکبر خان صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں ہسپتال سے مایوس ہو کر گھر پر علاج کروایا جا رہا ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سعد اللہ برادر شاہ جی محمد اکبر خان صاحب ترنگ زئی (سرحد)

۶۔ میرا عزیز بچہ عبد الرشید بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا جو عبد اللطیف از سید یانوالہ چک ۲/۷۰ ج ب لائلپور)

۷۔ میری اہلیہ کی صحت عام طور پر کمزور ہے۔ اس کی صحت کے لئے نیز ہماری روحانی ترقیات کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد آف ایس ایم یوسف والا)

خطبہ جمعہ

قانون کی پابندی اور احترام کے متعلق اپنے فرائض کو ان ایام میں زیادہ تعہد اور احتیاط سے پورا کرو

دوستوں کو یہ ایام بڑی ہوشیاری بیدار مغزی دعاؤں اور استغفار میں گزارنے چاہئیں

حکومت کو بھی اس بات میں احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ کسی پر جھوٹا الزام نہ لگایا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ فروری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس :- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
پچھلے دنوں ایک جماعت کے سیکرٹری کی طرف سے

مجھے ایک خط ملا ہے

جو بظاہر تو معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن اس بات سے جو اس میں لکھی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی سازش یا فتنہ ہے۔ اس سیکرٹری نے لکھا ہے کہ میرے پاس سی آئی ڈی کا ایک آدمی آیا۔ اور اس نے ہمدردانہ لہجہ میں کہا۔ کہ آجکل آپ کی جماعت کے خلاف شورش اٹھ رہی ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے آپ کی جماعت بھی مناسب تیاری کر رہی ہوگی۔ اور افراد کو اسلحہ کی ٹریننگ دی جا رہی ہوگی۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ آپ کی جماعت کے لئے ٹریننگ کا مناسب انتظام کرائے۔ اس لئے اگر ضرورت ہو تو آپ بتائیں میں

ٹریننگ کا انتظام

کرادوں گا۔ آخر آپ لوگ اپنی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ تو کرتے ہی ہوں گے۔ ہم مزید مدد دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس سیکرٹری نے مجھے لکھا ہے کہ میں نے اس سے کہا کہ ہماری جماعت کو اس قسم کی باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے ذہن میں اس قسم کی کوئی سکیم ہے۔ اس پر اس آدمی نے کہا پھر بھی آپ کی جماعت کو ان باتوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کو مدد کی ضرورت ہو۔ تو آپ مجھے اطلاع دیں۔ میں انتظام کرادوں گا۔ یہ کہہ کر وہ چل دیا۔ اب

بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے

کہ وہ کوئی ہمدرد شخص تھا۔ جو اپنی ہمدردی کے جذبہ کے ماتحت آیا۔ اور جماعت کے ایک عہدہ دار سے اس نے کہا کہ آپ کی جماعت خود حفاظتی کی تدابیر کر رہی ہوگی۔ اگر خود حفاظتی کے سلسلہ میں مدد کی ضرورت ہو۔ تو ہم آپ کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن یہ بات ایک دوسرے لحاظ سے غیر معقول بھی ہے۔ اس لئے کہ اگر گورنمنٹ کو جماعت احمدیہ سے ہمدردی ہوتی۔ اور وہ ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہتی۔ تو وہ جماعت کے مرکز سے کہتی کہ آپ کی جماعت کے خلاف شورش اٹھ رہی ہے۔ آپ لوگ بھی اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کریں۔ ہم سکھانے والے مہیا کرتے ہیں۔ وہ آپ کے افراد کو اسلحہ کی ٹریننگ دیں گے۔ تاکہ خطرہ کے وقت آپ اپنی

حفاظت کا انتظام

کر سکیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ نہ گورنمنٹ انگریزی کے وقت میں ایسا ہوا۔ اور نہ جب سے پاکستان بنا ہے۔ سات آٹھ سال کے عرصہ میں ایسا ہوا ہے۔ کہ حکومت نے اپنی رعایا کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ کے خلاف تیار کیا ہو۔ لیکن فرض کرو۔ اگر کوئی بالا افسر ایسا تھا بھی جس نے پرانے طریق کی بجائے نئے طریق کو اختیار کیا۔ تو وہ جماعت کے مرکز سے کہتا۔ کہ ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں نہ کہ ایک دور افتادہ علاقہ میں ایک ایسی جماعت کے سیکرٹری سے یہ بات کہتا۔ جو مرکز سے دو تین سو میل دور ہے۔ پس جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ عقل کے خلاف ہے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ افسر

کسی رپورٹ کے نتیجہ میں

تحقیقات کرنے کے لئے وہاں گیا تھا۔ اسے یہ ہدایت ملی ہوگی۔ کہ سنا ہے احمدی لوگ دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ تم اس کی تحقیق کرو۔ چونکہ تحقیقات کے کئی طریق ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں پولیس بھی تحقیقات کے سلسلہ میں کئی طریق اختیار کرتی ہے۔ یورپ میں تو اس کے متعلق کئی کتابیں چھپی ہوئی ہیں۔ کبھی تو پولیس نوکروں کے ذریعہ راز معلوم کرتی ہے۔ کبھی محکمہ کے لوگوں کے ذریعہ سے بھید تک پہنچنا چاہتی ہے۔ اور کبھی جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیان کیا تھا اپنے ایجنٹ پرووکیوٹرز کے ذریعہ اصل بات معلوم کرتی ہے۔ یہ ایجنٹ لوگوں کے پاس جا کر خود اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ کہ وہ فریب میں آکر اس کی سکھائی ہوئی باتیں کہنے لگتے ہیں۔ پس

صاف معلوم ہوتا ہے

کہ اس افسر کی ہماری جماعت کے سیکرٹری کے پاس جانے کی غرض ہی یہی تھی۔ کہ وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس اطلاع میں سچائی ہے یا نہیں اس کا خیال تھا۔ کہ اگر یہ اطلاع سچی ہے۔ تو ہمدردی کے جذبات کے نتیجہ میں وہ ساری بات ظاہر کر دے گا۔ وہ یا تو یہ کہہ دے گا۔ کہ آپ بے فکر رہیئے ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے خوب تیاری کر رہے ہیں۔ اور یا وہ یہ کہے گا کہ تیاری تو ہم کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس مناسب ٹریننگ کا انتظام نہیں۔ اور نہ ہی سامان ہیں۔ اس لئے اگر آپ ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ تو کریں تاکہ وقت پر ہم اپنی حفاظت کا انتظام کر سکیں۔ پس

ایک نتیجہ تو اس سے یہ نکلتا ہے

کہ اس سی آئی ڈی کے آدمی کی غرض یہ تھی۔ کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ کرے۔ کہ بالا افسروں کے پاس جو اطلاع پہنچی ہے۔ وہ صحیح ہے یا نہیں۔ دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ایک غیر معروف جگہ پر جا کر جو جماعت احمدیہ کا کوئی مرکز نہیں۔ اور وہ سلسلہ کے مرکز سے سینکڑوں میل دور ہے۔ کسی افسر کا جماعت کے ایک سیکرٹری سے یہ باتیں کہنا بتاتا ہے کہ یہ کوئی مقامی بات نہیں تھی۔ بلکہ مرکزی حکومت کو جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی رپورٹ پہنچی ہے اور اس نے مختلف اضلاع کو حکم دیا ہے کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ کریں۔ اور یہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ کسی جگہ پولیس افسروں نے اپنے جاسوس چھوڑے ہوں گے کسی جگہ پر وہ نوکروں کے ذریعہ اس قسم کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور کسی جگہ محلہ اور ساتھ والے گاؤں کے لوگوں سے اس قسم کی اطلاع حاصل کر رہے ہوں گے۔ یہ شخص اخلاق کو زیادہ مؤثر سمجھتا تھا۔ اس لئے اس نے جماعت کے ایک سیکرٹری سے مل کر

ہمدردی کا جذبہ ظاہر کیا

اور اس سے اصل بات پوچھنے کی کوشش کی لیکن سیکرٹری نے کہا۔ ہمیں تو اس قسم کی باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی ہمارے ذہن میں کوئی ایسی سکیم ہے اور اس کے نتیجہ میں بات ہم تک بھی پہنچ گئی۔

بہرحال وہ بات جھوٹی تھی اور جس نے بھی جماعت کے متعلق اس قسم کی کوئی رپورٹ کی ہے۔ جھوٹی رپورٹ کی ہے۔ لیکن پھر بھی

میں نے یہ خیال کیا

کہ ممکن ہے۔ نوجوانوں میں سے بعض نے اس قسم کی کوئی غلطی کی ہو۔ اس لئے میں نے ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب امور عامہ کو بلایا۔ اسی طرح کالج کے پرنسپل اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی بلایا۔ (گو مجلس کا صدر میں خود ہوں لیکن سارے کام نائب صدر ہی کرتا ہے میرے سامنے وہ بجٹ پیش کر دیتے ہیں اور میں منظور کر دیتا ہوں۔ میں صدر صرف اس لئے بنا ہوں کہ جب کبھی میں مجلس کے کاموں میں دخل دینا چاہوں۔ تو دخل دے سکوں۔ اور میرا یہ دخل دینا قانونی ہو ویسے سارے کام نائب صدر تک ہی ختم ہو جاتے ہیں۔) ناظر صاحب اعلیٰ اور ناظر صاحب امور عامہ کو اس لئے بلایا۔ کہ وہ نگران ہیں۔ لیکن انہوں نے اس واقعہ سے

قطعی طور پر انکار کیا

اور کہا۔ کہ ہم نے اس قسم کی کوئی تحریک نہیں کی۔ کالج کے پرنسپل نے کہا۔ کہ ہم صرف یونیورسٹی کی مقرر کردہ پریڈ کرتے ہیں۔ اور وہ پریڈ یونیورسٹی کے حکم کے مطابق ہے۔ ہم نے اسے اپنے طور پر جاری نہیں کیا۔ اور خدام کے نائب صدر نے کہا۔ کہ ہم نے اس قسم کی ٹریننگ کا نہ تحریرًا حکم دیا ہے۔ اور نہ زبانی حکم دیا ہے۔ اس پر مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس رپورٹ میں کوئی صداقت نہیں۔ کسی دشمن نے حکومت کے پاس جھوٹی رپورٹ کر دی ہے۔ آگے حکومت نے جو تحقیق کی ہے۔ جہاں تک حفاظت اور قیام امن کا سوال ہے۔ یہ فعل درست ہے۔

حکومت کا فرض ہے

کہ ملک میں امن و امان قائم کرے۔ اگر وہ ملک میں امن و امان قائم نہیں کرتی۔ تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ اس قسم کی رپورٹوں کی تحقیقات کرتی ہے۔ اور اس تحقیقات کے نتیجہ میں فیصلہ کرتی ہے۔ کہ آئندہ کیا قدم اٹھائے۔ اگر ہماری جماعت کا بھی کوئی افسر اس کام پر مامور ہوتا۔ تو وہ بھی اس رپورٹ کی تحقیقات کرتا۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔ کہ جب کوئی رپورٹ تمہارے پاس آئے۔ تو تم اس کی تحقیقات کرو۔ لیکن اس خط سے ہمیں یہ پتہ لگ گیا۔ کہ دشمن نے جماعت کے خلاف حکومت کے پاس بعض سراسر جھوٹی رپورٹیں کی ہیں (اور ہم اس کے لئے لعنت اللہ علی الکاذبین کہتے ہیں) اور پھر یہ بھی پتہ لگ گیا۔ کہ اس قسم کی کوئی

قابل اعتراض حرکت

نہ خدام سے سرزد ہوئی ہے۔ اور نہ کالج کے افسران سے۔ اگر ان سے اس قسم کی کوئی قابل اعتراض حرکت ہوتی۔ تو ہم سمجھتے۔ کہ رپورٹ کرنے والے کو دھوکہ لگ گیا ہے۔ اور چھوٹی بات بڑی بنکر اس کے پاس پہنچی ہے۔ لیکن وہ دونوں صیغے کہتے ہیں۔ کہ ہم سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہوئی۔ بہرحال چونکہ دشمن جماعت کے متعلق جھوٹی رپورٹیں کرنے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

پہلے سے بھی زیادہ احتیاط

سے کام لیں۔ جماعت احمدیہ کی تو تعلیم ہی یہ ہے۔ کہ قانون شکنی نہ کی جائے۔ پس قانون تم سے جو مطالبہ کرتا ہے۔ اسے تم پورا کرو۔ بلکہ قانون کی بعید تشریح کے ماتحت بھی افسران علاقہ امن کے قیام کے سلسلہ میں اگر تم سے کوئی مطالبہ کریں۔ تو تم اسے بھی پورا کرو۔ احمدیت اسلام کو زندہ کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے۔ اور اسلام امن کو قائم رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس تمہیں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص تمہارے متعلق خفیہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور مخفی رپورٹیں جو سراسر افتراء ہوتی ہیں۔ حکام کو دیتا ہے۔ تو اسے روکنا تمہارے اختیار میں نہیں لیکن اگر اسے تمہارے کسی فعل سے بھی مدد مل جائے۔ تو وہ یقینًا اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گا۔ اور اس کا جھوٹ زیادہ تقویت اختیار کرے گا۔ جب تک اسے سچائی کی تھوڑی بہت مدد نہیں ملتی۔ خواہ لوگ اس جھوٹ سے کتنے ہی متاثر ہوں۔ ہم یہی کہیں گے۔ کہ دشمن کی اکثریت ہماری دلیل پر غالب آ رہی ہے۔

جب یہاں ہندو زیادہ تھے

تو ملک میں کوئی بات ان کے خلاف سنی نہیں جاتی تھی، جب وہ کہہ دیتے۔ کہ یہ بات یوں نہیں تو کوئی افسران کے خلاف کوئی بات نہیں سنتا تھا۔ پس جہاں کسی قوم کی کثرت ہو۔ وہاں دلیل کی قوت جاتی رہتی ہے۔ اور اس کی بجائے کثرت کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ تمہارا دشمن زیادہ تعداد میں ہے۔ اگر تم ادنیٰ سی غلطی بھی کرو گے۔ تو لازمًا اس کا نتیجہ تمہارے حق میں بُرا نکلے گا۔ کیونکہ کوئی افسر تمہاری دلیل نہیں سنے گا۔ مثلاً یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ کہ تمہارے پاس

رائفل کا لائسنس

ہو۔ اور تم شکار کے لئے جاؤ۔ تمہارا کوئی دوست تمہارے پاس آ جائے۔ اور کہے کہ لاؤ میں بھی رائفل چلا کر دیکھوں۔ اور تم اس سے اپنے سامنے رائفل چلوا کر دیکھو۔ تو ممکن ہے کہ تمہارا ایسا کرنا خالص قانونی نقطۂ نظر سے ناجائز ہو۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن ساری دنیا ایسا کر رہی ہے۔ مثلاً مجھے یاد ہے۔ کہ مجھے جب پہلی دفعہ رائفل چلانے کا تجربہ ہوا۔ تو وہ اسی طرح ہوا۔ کہ ایک انسپکٹر صاحب پولیس کے ایک احمدی دوست سے دوستانہ تعلقات تھے۔ انسپکٹر صاحب شکار کے شوقین تھے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ آپ نے کبھی رائفل سے شکار نہیں کیا آپ میرے ساتھ آئیں۔ چنانچہ وہ شیخوپورہ کے ضلع میں آئے۔ میں بھی ساتھ چلا گیا۔ وہاں جا کر انہوں نے مجھ سے رائفل چلوائی۔ مجھے اس کے متعلق قانون کی پوری واقفیت نہیں۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں۔ کہ لوگ بالعموم اپنا ہتھیار اپنے دوستوں یا رشتہ داروں سے اپنے سامنے چلوا لیتے ہیں۔ اگر ایسا کرنا خلاف قانون ہے۔ تو چاہے خود پولیس کے افسر بھی ایسا کرتے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم پر الزام لگایا جائیگا۔

دنیا میں عام قاعدہ ہے

کہ اگر باپ کے پاس رائفل کا لائسنس ہے۔ تو وہ رائفل اس کا بیٹا بھی چلا لیتا ہے۔ اور اگر اس میں ہمت اور شوق ہو۔ تو اس کی بیوی بھی چلا لیتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ گورنروں اور وزیروں سے لیکر نیچے تک سب کا یہی حال ہے۔ ان کی بیویاں بیٹے اور بیٹیاں اگر شکار میں ساتھ ہوں۔ تو وہ بھی شکار میں حصہ لے لیتے ہیں۔ یہ عام دستور ہے۔ لیکن کوئی قوم بدنام ہو جائے۔ تو لوگ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ عام دستور کیا ہے۔ بلکہ اس کمزور قوم کے خلاف ایسے امور میں بھی قدم اٹھایا جاتا ہے۔ جن پر بڑی قوموں کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ پس تم ان

چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی پرہیز کرو

مثلاً سامنے شکار ہے۔ ایک لائسنس والا اپنا ہتھیار دیتا ہے۔ اور کہتا ہے وہ شکار ہے۔ اس پر فائر کرو۔ تو عام دستور کے ماتحت چاہے سب لوگ اس طرح کر لیتے ہوں۔ لیکن ان دنوں تم ان باتوں سے بھی پرہیز کرو۔ اور استغفار اور دعا میں یہ ایام گذارو۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ تمہارا دشمن تمہارے خلاف جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ سو فی صدی جھوٹ بولنے کے لئے تیار ہے۔ اور بعض دفعہ تو سو فی صدی کہنے میں بھی ہمیں شک ہوتا ہے۔ اور جی چاہتا ہے۔ کہ اگر ۲۰۰ فی صدی کہنا درست ہو۔ تو ہم یہ کہیں۔ کہ وہ دو سو فی صدی جھوٹ بولنے سے بھی نہیں چوکتے۔ لیکن تمہارے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ تم اسے

جھوٹ بولنے سے روک سکو

یا معلوم کر سکو کہ وہ کس قسم کا جھوٹ بولتا ہے اور کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے۔ مثلاً وہ ایک افسر کے پاس چلا جاتا ہے۔ پھر اس افسر سے کچہری میں نہیں ملتا۔ اس کی کوٹھی پر جا کر ملتا ہے۔ اور اس سے کوئی جھوٹی بات بیان کرتا ہے۔ تو تمہیں اس کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ ہاں اگر وہ خود بھید ظاہر کر دے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن یہ محض اتفاقی طور پر ہوتا ہے۔ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ جس طرح میں نے بیان کیا ہے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک آدمی ایک سکرٹری کے پاس گیا، اور اس سے چالاکی سے کچھ باتیں اپنے خیال میں دریافت کرنے کی کوشش کی۔ اس کا خیال تھا۔ کہ میں ان لوگوں کے منہ سے بعض باتیں نکلواؤں۔ لیکن چونکہ رپورٹ سراسر جھوٹ تھی۔ اس نے نہ صرف اسے یہ کہا۔ کہ ہمارا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ مجھے بھی یہ بات لکھ دی۔ پس میں ایک طرف جماعت کے دوستوں کو

ہوشیار کرتا ہوں

کہ وہ ان دنوں زیادہ بیدار مغزی سے کام لیں۔ اور ان باتوں سے بھی پرہیز کریں۔ جن میں ذرا بھی انہیں قانون کی خلاف ورزی کا شبہ ہو۔ دوسرے ان دنوں استغفار اور دعا پر زور دو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے خلاف کیا کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو۔ تو وہ دعا اور استغفار کے نتیجہ میں اسے بدل دے گا۔ مولانا رومؒ اپنی مثنوی میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک سپیرے نے ایک نئی قسم کا سانپ دیکھا۔ تو اس نے اسے پکڑ لیا۔ اور ایک گھڑے میں بند کر دیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ یہ ایک نئی قسم کا سانپ ہے میں اسے لوگوں کو دکھاؤں گا۔ تو مجھے زیادہ آمد ہو گی۔ رات کو وہ اٹھا اور اس نے شوق سے گھڑے کو دیکھا۔ تو سانپ اس میں موجود نہیں تھا۔ ڈھکنا ہلکا تھا۔ جس کی وجہ سے سانپ باہر نکل گیا۔ اس نے دعا مانگنی شروع کر دی۔ کہ اے اللہ میرا خیال تھا۔ کہ یہ نئی قسم کا سانپ میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ میں اس کے ذریعہ آمد پیدا کروں گا۔ لیکن وہ تو باہر نکل گیا ہے۔ اے خدا تو ایسا کر۔ کہ سانپ واپس آ جائے۔ مولانا رومؒ لکھتے ہیں۔ کہ وہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک دعائیں مانگتا رہا۔ اتنے میں صبح کی اذان ہو گئی۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد گھڑا آ کر دیکھتا تھا۔ کہ اس کی دعاؤں کے نتیجہ میں سانپ آ گیا ہے یا نہیں۔ لیکن گھڑا خالی ہوتا۔

سپیروں میں رواج ہے

کہ جب کسی کو کوئی نیا سانپ کاٹے تو وہ سب سپیروں کو بلا کر دکھاتے ہیں۔ تا کہ وہ اس سے ہوشیار رہیں۔ وہ دعا مانگ رہا تھا۔ کہ دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ وہ باہر گیا۔ تو دستک دینے والے نے اسے بتایا۔ کہ ایک شخص کو کسی نئی قسم کے سانپ نے کاٹا ہے۔ اور وہ مر گیا ہے۔ ہم نے وہ سانپ پکڑا ہوا ہے۔ تم بھی آ کر اسے دیکھ لو۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور دیکھا کہ اسی کے سانپ نے اس آدمی کو کاٹا تھا۔ وہ یہ دیکھتے ہی کہنے لگا۔ میں اپنی بیوقوفی سے یہ سمجھ رہا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری دعائیں نہیں سنیں۔ حالانکہ اس نے میری دعا کو سن لیا تھا۔ اگر وہ سانپ واپس آ جاتا تو مجھے کاٹتا اور میں مر جاتا۔ پس میری

دعاؤں کی قبولیت

اسی میں تھی۔ کہ یہ سانپ واپس نہ آتا تو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ تمہارے متعلق کون جھوٹ بولتا ہے۔ اور کس کے پاس جھوٹ بولتا ہے۔ لیکن تمہیں اس کا کوئی علم نہیں ہو سکتا۔ پس تمہارے لئے ایک ہی رستہ ہے۔ کہ تم

اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو

کہ اے خدا تو علّام الغیوب ہے۔ تو نے ہمیں

بتیس دانتوں میں زبان

کی طرح بنا کر رکھ دیا ہے۔ تو جانتا ہے۔ کہ ہمارے متعلق کیا کیا جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ ہم پر کیا کیا الزام لگائے جاتے ہیں ہم پر کیا کیا افتراء کئے جاتے ہیں۔

وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو شک ہو۔ تو وہ دفتر میں اعتراض کر سکتے ہیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ع ق ۱۳۱۲۱۔ منکہ ابوبکر ولد حاجی عبداللہ قوم ... پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال ... تاریخ بیعت ۱۵ ۱/۵۱ ساکن بڑاگرہ ڈاکخانہ بڑاگرہ ضلع مالا بار صوبہ مدراس آج بتاریخ ۲۳ ۱۱/۵۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ صرف صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے برائے خرچ ماہوار مبلغ پندرہ روپے ملتے ہیں۔ میں اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کردوں گا۔ اگر میری وفات پر بھی کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بحروف انگریزی ہو۔ ابوبکر بحروف اردو ابوبکر ۲۳ ۱۱/۵۲ گواہ شد محمد احمد نسیم ولد حسن کٹی صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳ ۱۱/۵۲ گواہ شد فخرالدین ولد حسن کٹی مالاباری صاحب مالاباری حال درویش قادیان ۲۳ ۱۱/۵۲

ع ق ۱۳۱۲۲۔ منکہ سید غلام احمد شاہ ولد محمد خضر شاہ قوم سید پیشہ تبلیغ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ماندوجن ڈاکخانہ کاپرن ضلع اسلام آباد۔ (صوبہ کشمیر) آج بتاریخ ۱۴ ۱۱/۵۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کارکن ہوں۔ میرا مشاہرہ -/۵۰ روپے ہے۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی زمین نیجر چھ کنال جو نصف نصف میرے رضاعی بھائی مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار (غیر احمدی) پسر انور ڈار صاحب کے ساتھ ہے یعنی تین کنال میرا حصہ ہے۔ تین کنال کی قیمت مبلغ تیس روپے (۲) مکان بھی بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترکہ ہے۔ میرے نصف حصہ کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اس مکان کے شمال میں رسول بانڈے کا مکان ہے۔ مشرق کی طرف غیر احمدیوں کی مسجد ہے۔ جنوب کی طرف نالہ ہے۔ مغرب میں خلیل بانڈے کا مکان ہے۔ (۳) گاؤں کے مشرق میں شاملات دیہہ میں چار درختان اخروٹ بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترک ہیں۔ گویا کہ نصف حصہ میرا ہے۔ جس کی قیمت بیس روپے ہے۔ (۴) ایک گائے اور ایک بچھڑی بھی بھائی مذکور کے ساتھ اسی طرح مشترکہ ہے۔ میرا حصہ پچاس روپے کا ہے۔ نوٹ۔ تمام غیر منقولہ جائیداد بمقام ماندوجن (کشمیر) ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ العبد سید غلام احمد شاہ مبلغ احمدی۔ گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر کشمیر وارد رشی نگر ۱۴ ۱۱/۵۲۔ گواہ شد عبدالواحد بقلم خود امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر (۱۴ ۱۱/۵۲) گواہ شد ملک صلاح الدین ایم۔ اے آف قادیان نزیل رشی نگر کشمیر ۱۴ ۱۱/۵۲۔

ع ق ۱۳۱۳۰۔ منکہ نسیم اختر بیگم زوجہ قریشی سعید احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب آج بتاریخ ۱۵ ۱/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ حق مہر ۵۰۰ روپے کانٹے وزن چھ ماشہ طلائی قیمت -/۴۵ روپے۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد چھ ماشہ (تین ماشہ فی انگوٹھی) قیمت -/۴۵ روپے۔ توڑے چاندی ۱۵ تولے قیمت -/۲۰ روپے۔ نتھ چھ ماشہ طلائی قیمت -/۴۵ روپے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نسیم اختر بیگم عرف افتخار بیگم ۱۵ ۱/۵۳ گواہ شد قریشی سعید احمد درویش قادیان خاوند موصیہ وصیت نمبر ۶۳۳۹۔ گواہ شد چودھری عبدالغفور درویش ولد چودھری شیر محمد صاحب حال قادیان ضلع گورداسپور موصی نمبر ۱۰۶۵۰ ۱۵ ۱/۵۳۔

ع ق ۱۳۱۳۹۔ منکہ شیخ حمید اللہ احمدی ولد فقیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تبلیغ عمر تخمیناً ۲۷ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۴۵ء ساکن کو لیگام ڈاکخانہ کیموالہ ضلع بالاموالا کشمیر آج بتاریخ ۳ ۳/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے اپنا پدری حصہ ابھی نہیں ملا۔ مجھے اس وقت انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے الاؤنس دیہاتی مبلغ -/۴۷ روپے ملتا ہے۔ اس کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی جو کچھ خاکسار جائیداد پیدا کرے گا۔ اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہے گا۔

نوٹ:۔ جب مجھے اپنا پدری حصہ جس وقت بھی ملا۔ اس میں سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ موجود ہوگی۔ اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ دسویں حصہ کی ہوگی۔ اقرار کرتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا تحریر نیز وصیت کی جملہ ہدایات میں ان کا پوری طرح پابند رہوں گا۔ لہذا وصیت لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے فقط تحریر تاریخ ۳ مارچ ۱۹۵۳ء۔ العبد بقلم خود شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت احمدیہ گواہ شد خواجہ شمس الدین ولد خواجہ صابر ورنی صحابی بقلم خود ساکن لاندرہ ڈاکخانہ ترنیگام گواہ شد محمد معین ان مبلغ جماعت احمدیہ پیجہ مرگ۔

نمبر ۱۳۱۴۱۔ منکہ صفیہ خاتون زوجہ ظہور احمد صاحب گجراتی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی آج بتاریخ ۱۳ ۲/۵۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت مندرجہ ذیل ہے طلائی کانٹے ایک جوڑی ۶ ماشے و انگوٹھی ۳ ماشے کل قیمت -/۱۰۰ روپیہ۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ جائیداد کی مالیت -/۸۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے اور جو آئندہ جائیداد جو پیدا ہو اس تمام کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں جو رقم اپنے حصہ جائیداد کی (حصہ) وصیت میں حوالہ یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں تو وہ رقم بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صفیہ خاتون زوجہ ظہور احمد گجراتی۔ گواہ شد ظہور احمد گجراتی خاوند موصیہ۔ گواہ شد بشیر احمد حافظ نظارت علیا قادیان

ضرورت ہے

وکالت تجارت تحریک جدید کو تجارتی تجربہ رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے بالخصوص ایسے لوگ جو تجارتی ایجنسیوں کے مینیجر بن سکیں یا سیلزمین کا کام کر سکیں۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھجوا دیں۔ جو پہلے درخواستیں بھجوا چکے ہیں۔ انہیں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں تنخواہ مندرجہ ذیل کے مطابق دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کاروبار میں نفع کی صورت میں بونس بھی دیا جا سکتا ہے۔ ایک سال کیلئے عارضی تقرر ہوگا۔

(۱) مینیجر ۱۵۰ - ۵ - ۲۰۰ - ۸ - ۲۴۰

(۲) اسسٹنٹ مینیجر ۱۰۰ - ۴ - ۱۴۰ - ۶ - ۱۷۰

(۳) اکونٹنٹ (جو تجارتی حسابات جانتا ہو) ۱۰۰ - ۴ - ۱۴۰ - ۶ - ۱۷۰

(۴) کلرک (جو ٹائپسٹ بھی ہو۔ اور انگریزی میں تجارتی خط و کتابت کر سکے) ۸۰ - ۴ - ۱۲۰ - ۵ - ۱۵۰ - کراچی - لاہور - ڈھاکہ - لائل پور وغیرہ میں مقامی الاؤنس بھی علاوہ گریڈ کی تنخواہ کے دیا جائے گا۔ قابل احباب کو گریڈ کے اندر ابتدائی تنخواہ سے زائد پر بھی لگایا جا سکتا ہے۔

وکیل التجارت تحریک جدید

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان تعلیم یافتہ شریف احمدی اور سادات خاندان کے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۵ سال۔ ملازمت مستقل سرکاری (پاکستان گورنمنٹ) تنخواہ مع الاؤنس ۱۴۵ روپے (دو سو پینتالیس روپے) لڑکی تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے واقف اور شریف احمدی خاندانی ہو۔ سادات کو ترجیح دی جائے گی۔

خط و کتابت بنام خ م معرفت مینیجر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت "الفضل" کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر الفضل)